

200633-قبروں کو پختہ بنانے اور ان پر تعمیرات کرنے کے بارے میں ایک شبہ اور اسکا رد

سوال

سوال : میں نے بریلویوں کے دلائل کا مطالعہ کیا ہے، جن کی تردید کیلئے مجھے جلد ہی کوئی نہ کوئی دلیل مل گئی، لیکن ایک روایت کے متعلق مجھے مشکل درپیش ہے، جس کا جواب میرے پاس نہیں ہے، وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ عن یزید بن - - (میرے لئے والد کا نام واضح نہیں ہو سکا) کی کتاب تاریخ المدینہ المنورہ میں ہے کہ : "انہیں اپنے گھر میں کنویں کی کھدائی کے دوران ایک پتھر کی سل ملی، جس پر ام المؤمنین [ام] حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نام کندہ تھا، تو انہوں نے مزید کھدائی سے ہاتھ روک لیا، اور انکی قبر پر ایک کمرہ تعمیر کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ وہ اس کمرے میں داخل بھی ہوا ہے، اور قبر کو دیکھا بھی ہے۔

اس روایت کی وجہ سے قبروں پر تعمیراتی کام کو مسنون کہتے ہیں، اور مجھے اس کا جواب دیتے ہوئے کسی کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس روایت کے موضوع ہونے کے بارے میں مکمل تفصیل اور وضاحت کر دیں، کہ اسے موضوع کیوں کہا گیا ہے۔

پسندیدہ جواب

اول :

سوال نمبر : (150265) میں بریلوی فرقہ کے بارے میں معلومات بیان کی جا چکی ہیں، کہ یہ فرقہ غالی صوفی فرقہ ہے، اور انکی دعوت کے بنیادی اصول نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت، و نیک لوگوں کی شان میں غلو پر مبنی ہیں، یہ لوگ اہل سنت سے دشمنی رکھتے ہیں، اور لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ سے روکتے ہیں۔

دوم :

اسی طرح سوال نمبر : (130919) اور سوال نمبر : (185266) میں گزر چکا ہے کہ قبروں پر تعمیراتی کام حرام ہے؛ کیونکہ یہ شرک کا ذریعہ ہے، اور ایسے ہی یہ عمل قبروں کے بارے میں سنت سے ثابت شدہ احکامات میں خود ساختہ اضافہ ہے۔

سوم :

ابوزید عمر بن شبہ نمیری رحمہ اللہ "تاریخ المدینہ" (120/1) میں کہتے ہیں :

"ہمیں محمد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ انہیں عبدالعزیز بن عمران نے خبر دی کہ انہیں یزید بن سائب نے بتلایا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی کہ : "جب عقیل بن ابی طالب رحمہ اللہ نے اپنے گھر میں کنواں کھودنے کیلئے کھدائی کی تو انہیں اس دوران ایک پتھر ملا جس پر "ام حبیبہ بنت صخر بن حرب کی قبر" کندہ تھا، تو عقیل نے اس کنویں کو بند کر دیا، اور اس پر ایک کمرہ بنا دیا" یزید بن سائب کہتے ہیں کہ میں اس کمرے میں داخل بھی ہوا ہوں اور اس قبر کو بھی دیکھا ہے۔

اسکی سند انتہائی بوسیدہ ہے، اسکی تفصیل یہ ہے :

عبدالعزیز بن عمران : یہ الزہری الدینی الأعرج ہے، جو کہ "ابن ابی ثابت" کی کنیت سے معروف ہے، اسکا حکم یہ ہے کہ یہ "متروک الحدیث" ہے، یعنی اسکی احادیث متروک ہیں۔
- چنانچہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"لیس بشیئہ، إنما کان صاحب شعر" یہ ثقہ نہیں ہے، یہ تو ایک شاعر تھا۔

اسی طرح انکا کہنا ہے کہ : "کان یشتہم الناس ویطعن فی أحسابہم، لیس حدیثہ بشیئہ" یہ لوگوں کو گالیاں بجاتا تھا، اور انکے حسب نسب میں کیدے نکالتا تھا، اسکی احادیث کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

- امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ : "منکر الحدیث لایکتب حدیثہ" یہ منکر الحدیث ہے، اسکی احادیث نہ لکھی جائیں۔

- امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : "متروک الحدیث، وقال مرة لایکتب حدیثہ" اسکی احادیث متروک ہیں، اور ایک بار یہ بھی کہا کہ : اسکی احادیث نہ لکھی جائیں۔

- امام ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : "روی المناکیر عن المشاہیر" مشہور راویوں سے منکر روایات بیان کرتا ہے۔

- امام ابوحاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : "ضعیف الحدیث منکر الحدیث جدا" اسکی احادیث سخت ضعیف اور منکر ہیں۔

- امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : "اتفق أبو زرعة من قراءة حدیثه وترك الروایة عنه" امام ابو زرہ رحمہ اللہ نے اسکی احادیث پڑھنا ہی چھوڑ دی تھیں، اور اس کی روایات آگے بیان نہیں کرتے تھے۔

- امام ترمذی اور دارقطنی رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ : یہ راوی ضعیف ہے۔

"تہذیب التہذیب" (312/6)

بلکہ عمر بن شہہ خود ہی جنہوں نے اسکی یہ روایت پیش کی ہے وہ کہتے ہیں :

"عبدالعزیز اپنی احادیث میں بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے؛ کیونکہ انہوں نے اپنی کتابوں کو آگ لگا دی تھی، تو پھر وہ اپنے حافظے سے حدیثیں بیان کرتے تھے" انتہی

"تاریخ المدینہ" (123/1)

چنانچہ جس راوی کی یہ حالت ہو تو مسلمانوں کے عقائد کی مخالفت میں اسکی روایت کو حجت کیسے مانا جاسکتا ہے؟ حالانکہ سلف صالحین نے کبھی بھی قبروں کو پختہ نہیں بنایا، بلکہ اس کام سے منع کرتے آئے ہیں، بقیع میں آپ دیکھ لیں کہ بڑے بڑے صحابہ کرام کی قبریں ہیں، ان پر کسی قسم کی کوئی عمارت نہیں ہے، اور نہ ہی یہ قبریں پختہ ہیں۔

یقینی بات ہے کہ اس قسم کی روایات کو قابل حجت و وقسم کے لوگ ہی بنا سکتے ہیں :

- یا تو وہ اس علم سے جاہل ہوگا کہ کن روایات کو حجت بنایا جاسکتا ہے، اور کن روایات کو حجت نہیں بنایا جاسکتا۔

- یا پھر خواہش پرست؛ چنانچہ جو اپنی سوچ اور فکر کے موافق ہو اسے بیان کر دیا چاہے جھوٹ ہو یا سچ، اور جو اپنی سوچ اور فکر کے مخالف ہو اسے رد کر دیا چاہے صحیح بخاری و مسلم ہی میں کیوں نہ ہو۔

مزید کیلئے سوال نمبر : (26312) اور (146400) کی طرف رجوع کریں۔

واللہ اعلم۔